پنجاب کچی آبادیاں ایکٹ، 1992

(VIII بابت 1992)

مندرجات

1۔ مختصر عنوان، دائرۂ کار اور آغازِ نفاذ

2۔ تعریفات

3۔ ڈائریکٹر جنرل کا تقرر

4۔ ڈائریکٹر جنرل کے اختیارات اور افعال

5۔ عمل درآمد کمیٹیوں کی تشکیل

6۔ کچی آبادیوں کا اعلان اور اراضی کا حصول

7۔ سکیمیں

8۔ کچی آبادیوں کے قابضین کی منتقلی

9۔ کچی آبادیاں فنڈ

10۔ قرضہ جات، گرانٹس، امداد اور ہبہ جات

11۔ تحویل اور سرمایہ کاری

12۔ فنڈ کا استعمال

13۔ اکاؤنٹس

14۔ آڈٹ

15۔ سرچارج

16۔ ترقیاتی فیس

17۔ تفویضِ اختیارات

18۔ کمیٹیاں

19۔ حکومت کا ہدایات جاری کرنے کا اختیار

20۔ جرائم اور ان کی سماعت

21۔ توثیق

22۔ قواعد وضع کرنے کا اختیار

23۔ مشکلات کا خاتمہ

متن

[1]پنجاب کچی آبادیاں ایکٹ، 1992

(VIII بابت 1992)

[19 ستمبر، 1992]

کچی آبادیوں کو ضابطے کے تحت لانے، اِن کی تعمیر اور ترقی کا بندوبست کرنے کے لیے ایکٹ۔

تمہید - جب کہ یہ ضروری ہے کہ کچی آبادیوں کو ضابطے کے تحت لایا جائے اور ان کی تعمیر اور ترقی کے لیے بندوبست کیا جائے۔

اس {ایکٹ} کے ذریعے اسے یوں وضع کیا جاتا ہے:-

1۔ **مختصر عنوان، دائرۂ کار اور آغازِ نفاذ** - (1) یہ ایکٹ پنجاب کچی آبادیاں ایکٹ، 1992 کہلائے گا۔

(2) اس کا دائرۂ کار پورا صوبہ پنجاب ہو گا۔

(3) اِس کا نفاذ فی الفور ہو گا۔

2۔ **تعریفات** - (1) سوائے اِس کے کہ موضوع یا سیاق وسباق میں اس کے منافی کچھ درج ہو، اِس ایکٹ میں-

[2][(i) * * * * * * * * * * *]

[3][(ii) * * * * * * * * * * *]

(iii) 'ڈائریکٹر جنرل' سے مراد کچی آبادیوں کا ڈائریکٹر جنرل، پنجاب ہے؛

---

[1] یہ ایکٹ 9 ستمبر، 1992 کو پنجاب اسمبلی سے پاس ہوا؛ گورنر پنجاب نے 15 ستمبر، 1992 کو اسے منظور کیا؛ اور، مورخہ 19 ستمبر، 1992 کو پنجاب گزٹ (غیر معمولی) میں صفحات 3035-آئی تا 3035-این پر شائع ہوا۔

[2] بذریعہ پنجاب کچی آبادیاں (ترمیم) ایکٹ، 2009 (XIII بابت 2009) حذف کر دیا گیا، 17 نومبر، 2009 سے مؤثر ہوا، ایس۔2؛ اور پنجاب گزٹ (غیر معمولی) میں صفحات 1623 تا 1625 پر شائع ہوا۔ یہ ایکٹ ابتدأ بطور آرڈیننس XVIII بابت 2007 نافذ ہوا؛ بذریعہ پی سی او I بابت 2007، مستقل طور پر نافذ کیا گیا؛ تاہم مؤرخہ 31 جولائی، 2009 کے سپریم کورٹ آف پاکستان کے فیصلے کے نتیجہ میں یہ آرڈیننس اسمبلی میں پیش کیا گیا؛ اور بطور ایکٹ XIII بابت 2009 وضع کیا گیا۔

[3] بذریعہ پنجاب کچی آبادیاں (ترمیم) ایکٹ، 2009 (XIII بابت 2009) حذف کر دیا گیا، 17 نومبر، 2009 سے مؤثر ہوا، ایس۔2؛ اور پنجاب گزٹ (غیر معمولی)، میں صفحات 1623 تا 1625 پر شائع ہوا۔ یہ ایکٹ ابتدأ بطور آرڈیننس XVIII بابت 2007 نافذ ہوا؛ بذریعہ پی سی او I بابت 2007، مستقل طور پر نافذ کیا گیا؛ تاہم مؤرخہ 31 جولائی، 2009 کے سپریم کورٹ آف پاکستان کے فیصلے کے نتیجہ میں یہ آرڈیننس اسمبلی میں پیش کیا گیا؛ اور بطور ایکٹ XIII بابت 2009 وضع کیا گیا۔

(iv) 'رہائشی یونٹ' سے مراد کسی بھی طرح کے مٹیریل سے تعمیر کیا گیا کوئی گھر یا اس سے ملتا جلتا ڈھانچہ ہے جو کُلّی یا جُزوی طور پر انسانی رہائش کے لیے استعمال کیا جاتا ہے؛

[4][(iv-اے) "حکومت" سے مراد حکومتِ پنجاب ہے؛]

[5][(iv-بی) "حکومتی ایجنسی" سے مراد ہے۔

(اے) پنجاب مقامی حکومت آرڈیننس، 2001 (XIII بابت 2001) کے تحت قائم کردہ مقامی حکومت، کنٹونمنٹس ایکٹ، 1924 (II بابت 1924) یا کنٹونمنٹس آرڈیننس، 2002 (CXXXVIII بابت 2002) کے تحت قرار دی گئی کنٹونمنٹ، یا فی الوقت نافذ العمل کسی قانون کے تحت قائم کردہ ترقیاتی اتھارٹی؛ یا

(بی) حکومت کی کوئی ڈویژن، ملحقہ محکمہ، بیورو، سیکشن، کمیشن، بورڈ، آفس، کمپنی، آئینی ادارہ یا یونٹ۔]

(v) 'عمل درآمد کمیٹی' سے مراد اس ایکٹ کے سیکشن [6][5] کے تحت تشکیل کردہ کمیٹی ہے؛

(vi) 'کچی آبادی' سے مراد ایسا کوئی بھی علاقہ ہے جسے اس ایکٹ کے سیکشن [7][6] کے تحت کچی آبادی قرار دیا گیا ہے؛

(vii) 'مجوّزہ' سے مراد قواعد کے ذریعے تجویز کردہ ہے؛ اور

(viii) 'قواعد' سے مراد اس ایکٹ کے تحت وضع کردہ قواعد ہیں؛

(2) ایسے الفاظ اور اصطلاحات جن کی اس ایکٹ میں وضاحت نہیں دی گئی، ان کے معانی، سوائے اس کے کہ سیاق و سباق بصورتِ دیگر تقاضا کرے، وہی ہوں گے جو انھیں پنجاب مقامی حکومت آرڈیننس، [8][2001 (XIII بابت 2001)] میں دیے گئے ہیں۔

---

[4] بذریعہ پنجاب کچی آبادیاں (ترمیم) ایکٹ، 2009 (XIII بابت 2009) شامل کیا گیا، 17 نومبر، 2009 سے مؤثر ہوا، ایس۔2؛ اور پنجاب گزٹ (غیر معمولی)، میں صفحات 1623 تا 1625 پر شائع ہوا۔ یہ ایکٹ ابتدأً بطور آرڈیننس XVIII بابت 2007 نافذ ہوا؛ بذریعہ پی سی او I بابت 2007، مستقل طور پر نافذ کیا گیا؛ تاہم مؤرخہ 31 جولائی، 2009 کے سپریم کورٹ آف پاکستان کے فیصلے کے نتیجہ میں یہ آرڈیننس اسمبلی میں پیش کیا گیا؛ اور بطور ایکٹ XIII بابت 2009 وضع کیا گیا۔

[5] بذریعہ پنجاب کچی آبادیاں (ترمیم) ایکٹ، 2009 (XIII بابت 2009) شامل کیا گیا، 17 نومبر، 2009 سے مؤثر ہوا، ایس۔2؛ اور پنجاب گزٹ (غیر معمولی)، میں صفحات 1623 تا 1625 پر شائع ہوا۔ یہ ایکٹ ابتدأً بطور آرڈیننس XVIII بابت 2007 نافذ ہوا؛ بذریعہ پی سی او I بابت 2007، مستقل طور پر نافذ کیا گیا؛ تاہم مؤرخہ 31 جولائی، 2009 کے سپریم کورٹ آف پاکستان کے فیصلے کے نتیجہ میں یہ آرڈیننس اسمبلی میں پیش کیا گیا؛ اور بطور ایکٹ XIII بابت 2009 وضع کیا گیا۔

[6] بذریعہ پنجاب کچی آبادیاں (ترمیم) آرڈیننس، 2002 (IV بابت 2002)، عدد "7" کو بدل دیا گیا، 11 جنوری، 2002 سے مؤثر ہوا، ایس۔2؛ اور پنجاب گزٹ (غیر معمولی) میں صفحات 83 تا 84 پر شائع ہوا۔ اسلامی جمہوریہ پاکستان کے آئین، 1973 کے آرٹیکل 270 اے اے کے ساتھ پڑھے گئے عبوری آئین آرڈر، 1999 (I بابت 1999) کے آرٹیکل 5 اے، جیسا کہ اس میں ترمیم کی گئی، کے تحت مدّت کے حوالے سے آئین میں تجویز کردہ کسی بھی حد سے مشروط نہ ہو گا۔

[7] بذریعہ پنجاب کچی آبادیاں (ترمیم) آرڈیننس، 2002 (IV بابت 2002)، عدد "8" کو بدل دیا گیا، 11 جنوری، 2002 سے مؤثر ہوا، ایس-2؛ اور پنجاب گزٹ (غیر معمولی) میں صفحات 83 تا 84 پر شائع ہوا۔ اسلامی جمہوریہ پاکستان کے آئین، 1973 کے آرٹیکل 270 اے اے کے ساتھ پڑھے گئے عبوری آئین آرڈر، 1999 (I بابت 1999) کے آرٹیکل 5 اے، جیسا کہ اس میں ترمیم کی گئی، کے تحت مدّت کے حوالے سے آئین میں تجویز کردہ کسی بھی حد سے مشروط نہ ہو گا۔

[8] بذریعہ پنجاب کچی آبادیاں (ترمیم) آرڈیننس، 2002 (IV بابت 2002)، اعداد اور بریکٹوں، فل اسٹاپ اور الفاظ "1979 (پنجاب آرڈیننس VI بابت 1979)" کو بدل دیا گیا، 11 جنوری، 2002 سے مؤثر ہوا، ایس۔2؛ اور پنجاب گزٹ (غیر معمولی) میں صفحات 83 تا 84 پر شائع ہوا۔ اسلامی جمہوریہ پاکستان کے آئین، 1973 کے آرٹیکل 270 اے اے کے ساتھ پڑھے گئے عبوری آئین آرڈر، 1999 (I بابت 1999) کے آرٹیکل 5 اے، جیسا کہ اس میں ترمیم کی گئی، کے تحت مدّت کے حوالے سے آئین میں تجویز کردہ کسی بھی حد سے مشروط نہ ہو گا۔

3۔ **ڈائریکٹر جنرل کا تقرّر** - اس ایکٹ کے مقاصد کے حصول کے لیے حکومت کی جانب سے ایک ڈائریکٹر جنرل کا تقرّر کیا جائے گا۔

(2) ڈائریکٹر جنرل کو ایسے افسران اور عملہ فراہم کیا جائے گا جیسا کہ حکومت ڈائریکٹر جنرل کے افعال کی مؤثر انجام دہی کے لیے ضروری سمجھے۔

4۔ **ڈائریکٹر جنرل کے اختیارات اور افعال** - (1) اِس ایکٹ کی دفعات اور حکومت کے عمومی کنٹرول کے تحت، ڈائریکٹر جنرل ایسے اختیارات استعمال کرے گا اور ایسے افعال اور فرائض سرانجام دے گا جو اِس ایکٹ کے مقاصد کے حصول کے لیے ضروری ہوں۔

(2) مذکورہ بالا دفعہ کی عمومیت کو متاثر کیے بغیر، ڈائریکٹر جنرل۔

(i) کچی آبادی کو ضابطے کے تحت لانے، اس کی تعمیر اور ترقی کے لیے حکومت کی مرتب کردہ سکیموں پر عمل درآمد کرے گا؛

(ii) متعلقہ اتھارٹیز کے ذریعے ان پالیسیوں پر عمل درآمد کے لیے رہنما اصول تیار کرے گا؛

(iii) اس ایکٹ کے تحت کچی آبادی قرار دینے کے لیے علاقے کی نشاندہی کرے گا؛

(iv) کچی آبادیوں کے تفصیلی فزیکل سروے اور ان کے رہائشیوں کی مردم شماری کرے گا یا اس کا اہتمام کرے گا اور کچی آبادیوں کو ضابطے کے تحت لانے اور ان کی ترقی کے حوالے سے منصوبہ جات، اصلاحی منصوبہ جات اور انفراسٹرکچر کے تعمیراتی کاموں کے ڈیزائن تیار کرے گا یا تیار کروائے گا؛

(v) کچی آبادیوں کے حوالے سے ترقیاتی اور مالیاتی پروگرام ترتیب دے گا اور ایسے پروگرام پر عمل درآمد کی حکمتِ عملی کا تعین کرے گا؛

(vi) فنڈ کے استعمال کی نگرانی کرے گا؛

(vii) منقولہ یا غیر منقولہ جائیداد حاصل کرے گا، قبضے میں رکھے گا، کنٹرول کرے گا اور اس کا انتظام چلائے گا یا ایسی جائیداد کو فروخت کر دے گا؛

(viii) سکیمیں تیار کرے گا یا تیار کروائے گا اور ان سکیموں پر عمل درآمد کرے گا یا عمل درآمد کروائے گا؛

(ix) کچی آبادیوں اور کچی آبادی کی حیثیت سے ضابطے کے تحت نہ لائے جاسکنے والے علاقوں سے نقل مکانی کرنے والوں کی آبادکاری کے لیے، جہاں ضروری ہو، کم لاگت کی رہائشی اور تعمیرِ نو کی سکیموں کا آغاز کرے گا؛

(x) معاہدے کرے گا اور ان پر عمل درآمد کرے گا؛

(xi) اس ایکٹ کے مقاصد کے حصول کے لیے اخراجات کرے گا؛

(xii) [9][کسی حکومتی ایجنسی یا عطیات دینے والی پاکستانی یا غیر ملکی ایجنسی] کے ذریعے کچی آبادیوں میں شہری سہولیات اور شہری خدمات کا اہتمام کرے گا؛

(xiii) ایسے اقدامات کرے گا جو ڈائریکٹر جنرل کی تقرری کے مقاصد کے حصول کے لیے ضروری یا مددگار ثابت ہوں؛

(xiv) کچی آبادیوں کی ترقیاتی سکیموں کا معائنہ کرے گا یا معائنہ کروائے گا اور ایسی ہدایات جاری کر سکے گا جو ایسی سکیموں کی منظوری اور تیاری کے حوالے سے ضروری ہوں؛

(xv) عمل درآمد کمیٹی کی کسی بھی کارروائی کا ریکارڈ طلب کرے گا اور اگر مناسب سمجھے تو حکومت کی پیشگی منظوری کے تحت اس کمیٹی کے فیصلوں میں تبدیلی کرے گا؛

(xvi) فی الوقت نافذ العمل قانون کے مطابق کچی آبادیوں سے غیر مجاز اشخاص کو بے دخل کرے گا یا بے دخل کروائے گا یا تجاوزات ہٹائے گا یا ہٹوائے گا؛

[10][(xvii) سروے لسٹ، زمین کی بازاری قیمت کے تعین اور کچی آبادیوں کو ضابطے کے تحت لانے یا اُن کی ترقی سے متعلق تمام معاملات کے حوالے سے، عمل درآمد کمیٹی اور کسی حکومتی ایجنسی کے درمیان تمام تنازعات کا، حکومت کی پیشگی منظوری سے، فیصلہ کرے گا؛ اور]

(xviii) سروے لسٹیں، بازاری قیمت اور ترقیاتی چارجز مقرر کرنے کے حوالے سے ہدایات جاری کرے گا۔

5۔ عمل درآمد کمیٹیوں کی تشکیل - [11][(1) حکومت ایسے ضلع کے لیے، جہاں کچی آبادی واقع ہے، عمل درآمد کمیٹی تشکیل دے گی۔]

(2) کمیٹی چیئرمین اور ایسے دیگر اراکین پر مشتمل ہو گی جنھیں حکومت مقرر کرے۔

(3) کمیٹی کسی خاص مقصد کے لیے کسی بھی شخص کو اپنے رُکن کے طور پر شامل کر سکتی ہے۔

---

[9] بذریعہ پنجاب کچی آبادیاں (ترمیم) ایکٹ، 2009 (XIII بابت 2009)، الفاظ، کوما، اور سلیشز "تحصیل میونسپل ایڈمنسٹریشن / ترقیاتی اتھارٹیز کنٹونمنٹ بورڈز، دیگر متعلقہ ایجنسیاں یا پاکستانی یا غیر ملکی عطیات دینے والی ایجنسیاں" کو بدل دیا گیا، 17 نومبر، 2009 سے مؤثر ہوا، ایس۔ 3؛ اور پنجاب گزٹ (غیر معمولی) میں صفحات 1623 تا 1625 پر شائع ہوا۔ یہ ایکٹ ابتدأ بطور آرڈیننس XVIII بابت 2007 نافذ ہوا؛ بذریعہ پی سی او I بابت 2007، مستقل طور پر نافذ کیا گیا؛ تاہم مؤرخہ 31 جولائی، 2009 کے سپریم کورٹ آف پاکستان کے فیصلے کے نتیجہ میں یہ آرڈیننس اسمبلی میں پیش کیا گیا؛ اور بطور ایکٹ XIII بابت 2009 وضع کیا گیا۔ قبل ازیں بذریعہ پنجاب کچی آبادیاں (ترمیم) آرڈیننس، 2002 (IV بابت 2002) الفاظ "مقامی کونسلوں" کو بدل دیا گیا تھا، 11 جنوری، 2002 سے مؤثر ہوا تھا، ایس۔ 3؛ اور پنجاب گزٹ (غیر معمولی) میں صفحات 83 تا 84 پر شائع ہوا۔ اسلامی جمہوریہ پاکستان کے آئین، 1973 کے آرٹیکل 270 اے اے کے ساتھ پڑھے گئے عبوری آئین آرڈر، 1999 (I بابت 1999) کے آرٹیکل 5 اے، جیسا کہ اس میں ترمیم کی گئی، کے تحت مدّت کے حوالے سے آئین میں تجویز کردہ کسی بھی حد سے مشروط نہ ہو گا۔

[10] بذریعہ پنجاب کچی آبادیاں (ترمیم) ایکٹ، 2009 (XIII بابت 2009) بدل دیا گیا، 17 نومبر، 2009 سے مؤثر ہوا، ایس۔ 3؛ اور پنجاب گزٹ (غیر معمولی)، میں صفحات 1623 تا 1625 پر شائع ہوا۔ یہ ایکٹ ابتدأ بطور آرڈیننس XVIII بابت 2007 نافذ ہوا؛ بذریعہ پی سی او I بابت 2007، مستقل طور پر نافذ کیا گیا؛ تاہم مؤرخہ 31 جولائی، 2009 کے سپریم کورٹ آف پاکستان کے فیصلے کے نتیجہ میں یہ آرڈیننس اسمبلی میں پیش کیا گیا؛ اور بطور ایکٹ XIII بابت 2009 وضع کیا گیا۔

[11] بذریعہ پنجاب کچی آبادیاں (ترمیم) ایکٹ، 2009 (XIII بابت 2009) بدل دیا گیا، 17 نومبر، 2009 سے مؤثر ہوا، ایس۔ 4؛ اور پنجاب گزٹ (غیر معمولی)، میں صفحات 1623 تا 1625 پر شائع ہوا۔ یہ ایکٹ ابتدأ بطور آرڈیننس XVIII بابت 2007 نافذ ہوا؛ بذریعہ پی سی او I بابت 2007، مستقل طور پر نافذ کیا گیا؛ تاہم مؤرخہ 31 جولائی، 2009 کے سپریم کورٹ آف پاکستان کے فیصلے کے نتیجہ میں یہ آرڈیننس اسمبلی میں پیش کیا گیا؛ اور بطور ایکٹ XIII بابت 2009 وضع کیا گیا۔

(4) کمیٹی۔

(i) حکومت اور ڈائریکٹر جنرل کے افعال کی انجام دہی میں اُن کی مدد کرے گی؛

(ii) کچی آبادیوں کے حوالے سے ڈائریکٹر جنرل کی سرگرمیوں کے متعلقہ علاقوں کی متعلقہ ایجنسیوں کی سرگرمیوں سے مؤثر ارتباط کی ذمہ دار ہوگی۔

(iii) کچی آبادیوں میں تجاوزات کی روک تھام کو یقینی بنائے گی؛

(iv) ایسے اقدامات کرے گی جو اس ایکٹ کے مقاصد کے حصول کے لیے ضروری یا مددگار ہوں؛

(آئی) ایسے دیگر فرائض سرانجام دے گی جو حکومت کی جانب سے اسے سونپے جائیں۔

(5) کمیٹی حکومت کے مخصوص کردہ طریقِ کار کے مطابق کام کرے گی۔

6۔ کچی آبادیوں کا اعلان اور حصولِ اراضی - (1) ذیلی سیکشن (2)، (3)، (4) اور (5) کی دفعات اور حکومت کی ہدایات، اگر کوئی ہوں، کے تحت، ڈائریکٹر جنرل ایسی انکوائری کے بعد جسے وہ موزوں سمجھے، سرکاری گزٹ میں نوٹیفکیشن کے ذریعے کسی ایسے علاقے یا اس کے کسی حصے کو کچی آبادی قرار دے سکتا ہے جو[12] [31 دسمبر،[13] [2011]] سے قبل غیر قانونی طور پر زیرِ قبضہ تھا اور اُس پر قبضہ برقرار ہے اور کچی آبادی قرار دیے جانے کے لیے اس پر کم سے کم چالیس رہائشی یونٹ موجود ہیں۔

تاہم حکومت وقتاً فوقتاً نوٹیفکیشن[14] [کے ذریعے] کچی آبادی قرار دیے جانے کے لیے رہائشی یونٹس کی تعداد از سرِ نو مقرر کرسکتی ہے۔

(2) وفاقی حکومت یا وفاقی حکومت کی قائم کردہ یا اس کے زیرِ کنٹرول کسی اتھارٹی یا کارپوریشن یا ادارے کے زیرِ ملکیت علاقے کو وفاقی حکومت کی رضامندی کے بغیر کچی آبادی قرار نہیں دیا جائے گا۔

(3) سوائے اس کے کہ بصورتِ دیگر کچھ درج ہے، کسی شخص یا سوسائٹی کے زیرِ ملکیت کسی علاقہ کو اس شخص یا سوسائٹی کی رضامندی کے بغیر کچی آبادی قرار نہیں دیا جائے گا اور اس طرح قرار دی گئی کچی آبادی پر ایسے شخص یا سوسائٹی، جو بھی صورت ہو، اور ڈائریکٹر جنرل کے مابین طے شدہ شرائط وضوابط لاگو ہوں گی۔

---

[12] بذریعہ پنجاب کچی آبادیاں (ترمیم) ایکٹ، 2009 (XIII بابت 2009)، الفاظ، کوما اور اعداد "23 مارچ، 1985" کو بدل دیا گیا، 17 نومبر، 2009 سے مؤثر ہوا، ایس۔5؛ اور پنجاب گزٹ (غیر معمولی) میں صفحات 1623 تا 1625 پر شائع ہوا۔ یہ ایکٹ ابتداً بطور آرڈیننس XVIII بابت 2007 نافذ ہوا؛ بذریعہ پی سی او I بابت 2007، مستقل طور پر نافذ کیا گیا؛ تاہم مؤرخہ 31 جولائی، 2009 کے سپریم کورٹ آف پاکستان کے فیصلے کے نتیجہ میں یہ آرڈیننس اسمبلی میں پیش کیا گیا؛ اور بطور ایکٹ XIII بابت 2009 وضع کیا گیا۔

[13] بذریعہ پنجاب کچی آبادیاں (ترمیم) ایکٹ، 2012 (XXXIII بابت 2012) عدد "2006" کو بدل دیا گیا، 18 اپریل، 2012 سے مؤثر ہوا، ایس۔2؛ اور پنجاب گزٹ (غیر معمولی) میں صفحہ 41057 پر شائع ہوا۔

[14] بذریعہ پنجاب کچی آبادیاں (ترمیم) آرڈیننس، 2002 (IV بابت 2002) لفظ "ہو {be}" کو بدل دیا گیا، 11 جنوری، 2002 سے مؤثر ہوا، ایس۔5؛ اور پنجاب گزٹ (غیر معمولی) میں صفحات 83 تا 84 پر شائع ہوا۔ اسلامی جمہوریہ پاکستان کے آئین، 1973 کے آرٹیکل 270 اے اے کے ساتھ پڑھے گئے عبوری آئین آرڈر، 1999 (I بابت 1999) کے آرٹیکل 5 اے، جیسا کہ اس میں ترمیم کی گئی، کے تحت مدّت کے حوالے سے آئین میں تجویز کردہ کسی بھی حد سے مشروط نہ ہوگا۔

(4) سوائے اس کے کہ حکومت بصورتِ دیگر ہدایت کرے، سڑکوں، گلیوں، فراہمیِ آب کے انتظامات، نکاسی آب یا دیگر حفاظتی انتظامات، ہسپتالوں، سکولوں، کالجوں، لائبریریوں، کھیل کے میدانوں، باغات، مساجد، قبرستانوں، ریل کی پٹریوں، ہائی ٹینشن لائنوں اور ایسے ہی دیگر مقاصد کے لیے مختص کیے گئے علاقوں کو یا سیلاب کے خطرے سے غیر محفوظ علاقوں کو کچی آبادی قرار نہیں دیا جائے گا۔

(5) جہاں حکومت کی یہ رائے ہے کہ ذیلی سیکشن (3) میں حوالہ دیا گیا علاقہ رضامندی یا اقرار نامے کے ذریعے حاصل نہیں کیا جا سکتا، تو ایسا علاقہ حصولِ اراضی ایکٹ، 1894 (I بابت 1894) کی دفعات کے مطابق حاصل کیا جا سکتا ہے۔

(6) کچی آبادی قرار دیا گیا علاقہ ذیلی سیکشن (3) میں حوالہ دیے گئے اقرار نامے کے تحت اس ترقیاتی اتھارٹی یا[15] [تحصیل میونسپل ایڈمنسٹریشن] کے زیرِ اختیار ہو گا جس کے علاقے میں یہ واقع ہے۔

7۔ سکیمیں - (1) ڈائریکٹر جنرل کچی آبادیوں کی تعمیر، ترقی یا انھیں ضابطے کے تحت لانے بشمول کچی آبادی کے رہائشیوں کو مالکانہ حقوق دینے کے لیے سکیمیں تیار کرے گا یا تیار کروائے گا اور اس طرح تیار کی گئی سکیمیں حکومت کی جانب سے منظور کیے جانے پر مؤثر ہوں گی۔

(2) ایسی سکیمیں درج ذیل سے متعلق ہو سکتی ہیں۔

(i) سماجی منصوبہ بندی، ہاؤسنگ، ری ہاؤسنگ بشمول کم لاگت ہاؤسنگ اور اصلاح؛

(ii) کچی آبادی کے قابضین کی اسی کچی آبادی میں آبادکاری یا ایسا ممکن نہ ہونے کی صورت میں کسی دیگر علاقے میں یا کسی دیگر جگہ پر آبادکاری؛

(iii) سماجی سہولیات بشمول فراہمیِ آب، کچرے کو ٹھکانے لگانا، بجلی کی فراہمی، گیس اور دیگر سہولیاتِ عامہ؛

(iv) سڑکیں اور گلیاں؛ اور

(v) اس ایکٹ کے مقاصد سے متعلقہ یا ضمنی کوئی موضوع یا معاملہ۔

(3) حکومت سرکاری گزٹ میں نوٹیفکیشن کے ذریعے ذیلی سیکشن (2) میں درج موضوعات کی فہرست میں تبدیلی یا ترمیم کر سکتی ہے، اور ایسا کوئی اضافہ یا ترمیم اسی طرح مؤثر ہو گا جیسے اُسے اِس ایکٹ میں وضع کیا گیا تھا۔

(4) تمام سکیمیں ایسے طریقِ کار کے مطابق اور ایسی شکل میں تیار کی جائیں گی جیسے حکومت مخصوص کرے اور ان میں دیگر چیزوں کے علاوہ مندرجہ ذیل معلومات درج ہوں گی، یعنی:-

(i) سکیم کی تفصیل اور اس پر عمل درآمد کا طریقِ کار؛

(ii) لاگت اور فوائد کا تخمینہ؛

---

[15] بذریعہ پنجاب کچی آبادیاں (ترمیم) آرڈیننس، 2002 (IV بابت 2002) لفظ "کونسل" کو بدل دیا گیا، 11 جنوری، 2002 سے مؤثر ہوا، ایس۔ 6؛ اور پنجاب گزٹ (غیر معمولی) میں صفحات 83 تا 84 پر شائع ہوا۔ اسلامی جمہوریہ پاکستان کے آئین، 1973 کے آرٹیکل 270 اے اے کے ساتھ پڑھے گئے عبوری آئین آرڈر، 1999 (I بابت 1999) کے آرٹیکل 5 اے، جیسا کہ اس میں ترمیم کی گئی، کے تحت مدّت کے حوالے سے آئین میں تجویز کردہ کسی بھی حد سے مشروط نہ ہو گا۔

(iii) سکیم کے ذریعے تکمیل پانے والے مختلف مقاصد کے لیے لاگت کی تخصیص؛

(iv) تاریخِ آغاز؛اور

(v) تاریخِ تکمیل۔

(5) سکیم کی منظوری کے بعد کسی بھی وقت لیکن اس کی تکمیل سے قبل، حکومت از خود یا ڈائریکٹر جنرل کی سفارش پر اس میں تبدیلی کر سکتی ہے۔

(6) ڈائریکٹر جنرل، اور اگر اس کی جانب سے ہدایت جاری کی جاتی ہے تو [16] [حکومتی ایجنسی]، منظور شُدہ سکیموں پر عمل درآمد کرے گی یا عمل درآمد کروائے گی اور ایسے اقدامات کرے گی اور فی الوقت نافذ العمل قانون کے مطابق تجاوزات ہٹانے کے اختیار سمیت ایسے اختیارات استعمال کرے گی جو اس مقصد کے لیے ضروری ہوں۔

8۔ کچی آبادیوں کے قابضین کی منتقلی - (1) کچی آبادی کے قابضین کو، حکومت کی پیشگی منظوری سے، ڈائریکٹر جنرل کی جانب سے منتقل کیا جا سکتا ہے اگر کچی آبادی کی زمین یا اس کا کچھ حصہ -

(اے) زمین کے مالک کی جانب سے منتقل نہیں کیا گیا؛

(بی) کچی آبادیوں میں شہری سہولیات کی فراہمی کے لیے درکار ہے؛

(سی) نشیبی علاقہ ہے اور اس کی ترقی باکفایت نہیں ہے؛ یا

(ڈی) کسی عوامی مقصد کے لیے درکار ہے۔

9۔ کچی آبادی فنڈ - (1) ہر متعلقہ [17] [حکومتی ایجنسی] کے لیے فنڈ ہو گا جو کچی آبادی فنڈ کے نام سے جانا جائے گا۔

(2) فنڈ درج ذیل پر مشتمل ہو گا-

(i) وفاقی حکومت، صوبائی حکومت یا [18] [کسی حکومتی ایجنسی] سے ملنے والی گرانٹس اور سبسڈی؛

(ii) [19] [حکومتی ایجنسی] سے لیے گئے یا حاصل کیے گئے قرضہ جات؛

---

[16] بذریعہ پنجاب کچی آبادیاں (ترمیم) ایکٹ، 2009 (XIII بابت 2009)، الفاظ "متعلقہ ترقیاتی اتھارٹی یا تحصیل میونسپل ایڈمنسٹریشن" کو بدل دیا گیا، 17 نومبر، 2009 سے مؤثر ہوا، ایس۔6؛ اور پنجاب گزٹ (غیر معمولی)، میں صفحات 1623 تا 1625 پر شائع ہوا۔ یہ ایکٹ ابتداً بطور آرڈیننس XVIII بابت 2007 نافذ ہوا؛ بذریعہ پی سی او I بابت 2007، مستقل طور پر نافذ کیا گیا؛ تاہم مؤرخہ 31 جولائی، 2009 کے سپریم کورٹ آف پاکستان کے فیصلے کے نتیجہ میں یہ آرڈیننس اسمبلی میں پیش کیا گیا؛ اور بطور ایکٹ XIII بابت 2009 وضع کیا گیا۔

[17] بذریعہ پنجاب کچی آبادیاں (ترمیم) ایکٹ، 2009 (XIII بابت 2009) الفاظ "ترقیاتی اتھارٹی یا تحصیل میونسپل ایڈمنسٹریشن" کو بدل دیا گیا، 17 نومبر، 2009 سے مؤثر ہوا، ایس۔7؛ اور پنجاب گزٹ (غیر معمولی)، میں صفحات 1623 تا 1625 پر شائع ہوا۔ یہ ایکٹ ابتداً بطور آرڈیننس XVIII بابت 2007 نافذ ہوا؛ بذریعہ پی سی او I بابت 2007، مستقل طور پر نافذ کیا گیا؛ تاہم مؤرخہ 31 جولائی، 2009 کے سپریم کورٹ آف پاکستان کے فیصلے کے نتیجہ میں یہ آرڈیننس اسمبلی میں پیش کیا گیا؛ اور بطور ایکٹ XIII بابت 2009 وضع کیا گیا۔

[18] بذریعہ پنجاب کچی آبادیاں (ترمیم) ایکٹ، 2009 (XIII بابت 2009)، الفاظ "کسی مقامی اتھارٹی" کو بدل دیا گیا، 17 نومبر، 2009 سے مؤثر ہوا، ایس۔7؛ اور پنجاب گزٹ (غیر معمولی)، میں صفحات 1623 تا 1625 پر شائع ہوا۔ یہ ایکٹ ابتداً بطور آرڈیننس XVIII بابت 2007 نافذ ہوا؛ بذریعہ پی سی او I بابت 2007، مستقل طور پر نافذ کیا گیا؛ تاہم مؤرخہ 31 جولائی، 2009 کے سپریم کورٹ آف پاکستان کے فیصلے کے نتیجہ میں یہ آرڈیننس اسمبلی میں پیش کیا گیا؛ اور بطور ایکٹ XIII بابت 2009 وضع کیا گیا۔

(iii) ڈائریکٹر جنرل[20] [* * *] [21] [یا] [22] [حکومتی ایجنسی] کی جانب سے وصول کیے گئے چندے یا عطیات، امداد یا ہبہ جات [23] [* * *]؛ اور

(iv) اس ایکٹ کے تحت وصول کردہ زمین کی قیمت اور ترقیاتی چارجز اور[24] [حکومتی ایجنسی] کی فراہم کردہ خدمات کے عوض دیگر چارجز، اگر کوئی ہوں۔

10۔ **قرضہ جات، گرانٹس، امداد اور ہبہ جات** - ڈائریکٹر جنرل، حکومت کی پیشگی منظوری سے اور حکومت سے منظور شدہ شرائط و ضوابط پر-

(i) اس ایکٹ کے مقاصد کے حصول کے لیے بنکوں اور دیگر ذرائع سے قرضہ جات حاصل کر سکتا ہے؛ اور

(ii) عطیہ دینے والی پاکستانی یا غیر ملکی ایجنسیوں سے گرانٹس، امداد یا ہبہ جات حاصل کر سکتا ہے۔

11۔ **تحویل اور سرمایہ کاری** - فنڈ میں جمع کرائی گئی رقوم مجوّزہ طریقِ کار کے مطابق استعمال کی جائیں گی، رکھی جائیں گی اور اِن سے سرمایہ کاری کی جائے گی۔

12۔ **فنڈ کا استعمال** - فنڈ میں جمع کرائی گئی رقوم اس ایکٹ کے مقاصد کے حصول کے لیے استعمال کی جائیں گی۔

13۔ **اکاؤنٹس** - (1) فنڈ کے اکاؤنٹس مجوّزہ شکل میں اور مجوّزہ طریق کار کے مطابق باقاعدہ رکھے جائیں گے۔

---

[19] بذریعہ پنجاب کچی آبادیاں (ترمیم) ایکٹ، 2009 (XIII بابت 2009)، الفاظ "ترقیاتی اتھارٹی یا تحصیل میونسپل ایڈمنسٹریشن" کو بدل دیا گیا، 17 نومبر، 2009 سے مؤثر ہوا، ایس۔7؛ اور پنجاب گزٹ (غیر معمولی)، میں صفحات 1623 تا 1625 پر شائع ہوا۔ یہ ایکٹ ابتداً بطور آرڈیننس XVIII بابت 2007 نافذ ہوا؛ بذریعہ پی سی او I بابت 2007، مستقل طور پر نافذ کیا گیا؛ تاہم مؤرخہ 31 جولائی، 2009 کے سپریم کورٹ آف پاکستان کے فیصلے کے نتیجہ میں یہ آرڈیننس اسمبلی میں پیش کیا گیا؛ اور بطور ایکٹ XIII بابت 2009 وضع کیا گیا۔

[20] بذریعہ پنجاب کچی آبادیاں (ترمیم) آرڈیننس، 2002 (IV بابت 2002) کوما "،" کو حذف کر دیا گیا، 11 جنوری، 2002 سے مؤثر ہوا، ایس۔7؛ اور پنجاب گزٹ (غیر معمولی) میں صفحات 83 تا 84 پر شائع ہوا۔ اسلامی جمہوریہ پاکستان کے آئین، 1973 کے آرٹیکل 270 اے اے کے ساتھ پڑھے گئے عبوری آئین آرڈر، 1999 (I بابت 1999) کے آرٹیکل 5 اے، جیسا کہ اس میں ترمیم کی گئی، کے تحت مدّت کے حوالے سے آئین میں تجویز کردہ کسی بھی حد سے مشروط نہ ہو گا۔

[21] بذریعہ پنجاب کچی آبادیاں (ترمیم) ایکٹ، 2002 (IV بابت 2002) شامل کیا گیا، 11 جنوری، 2002 سے مؤثر ہوا، ایس۔ 7؛ اور پنجاب گزٹ (غیر معمولی) میں صفحات 83 تا 84 پر شائع ہوا۔ اسلامی جمہوریہ پاکستان کے آئین، 1973 کے آرٹیکل 270 اے اے کے ساتھ پڑھے گئے عبوری آئین آرڈر، 1999 (I بابت 1999) کے آرٹیکل 5 اے، جیسا کہ اس میں ترمیم کی گئی، کے تحت مدّت کے حوالے سے آئین میں تجویز کردہ کسی بھی حد سے مشروط نہ ہو گا۔

[22] بذریعہ پنجاب کچی آبادیاں (ترمیم) ایکٹ، 2009 (XIII بابت 2009)، الفاظ "ترقیاتی اتھارٹی" کو بدل دیا گیا، الفاظ "متعلقہ ترقیاتی اتھارٹی یا تحصیل میونسپل ایڈمنسٹریشن" کو بدل دیا گیا، 17 نومبر، 2009 سے مؤثر ہوا، ایس۔7؛ اور پنجاب گزٹ (غیر معمولی)، میں صفحات 1623 تا 1625 پر شائع ہوا۔ یہ ایکٹ ابتداً بطور آرڈیننس XVIII بابت 2007 نافذ ہوا؛ بذریعہ پی سی او I بابت 2007، مستقل طور پر نافذ کیا گیا؛ تاہم مؤرخہ 31 جولائی، 2009 کے سپریم کورٹ آف پاکستان کے فیصلے کے نتیجہ میں یہ آرڈیننس اسمبلی میں پیش کیا گیا؛ اور بطور ایکٹ XIII بابت 2009 وضع کیا گیا۔

[23] بذریعہ پنجاب کچی آبادیاں (ترمیم) آرڈیننس، 2002 (IV بابت 2002)، الفاظ "یا کونسل؛" کو حذف کر دیا گیا، 11 جنوری، 2002 سے مؤثر ہوا، ایس۔7؛ اور پنجاب گزٹ (غیر معمولی) میں صفحات 83 تا 84 پر شائع ہوا۔ اسلامی جمہوریہ پاکستان کے آئین، 1973 کے آرٹیکل 270 اے اے کے ساتھ پڑھے گئے عبوری آئین آرڈر، 1999 (I بابت 1999) کے آرٹیکل 5 اے، جیسا کہ اس میں ترمیم کی گئی، کے تحت مدّت کے حوالے سے آئین میں تجویز کردہ کسی بھی حد سے مشروط نہ ہو گا۔

[24] بذریعہ پنجاب کچی آبادیاں (ترمیم) ایکٹ، 2009 (XIII بابت 2009)، الفاظ "ترقیاتی اتھارٹی یا تحصیل میونسپل ایڈمنسٹریشن" کو بدل دیا گیا، 17 نومبر، 2009 سے مؤثر ہوا، ایس۔7؛ اور پنجاب گزٹ (غیر معمولی)، میں صفحات 1623 تا 1625 پر شائع ہوا۔ یہ ایکٹ ابتداً بطور آرڈیننس XVIII بابت 2007 نافذ ہوا؛ بذریعہ پی سی او I بابت 2007، مستقل طور پر نافذ کیا گیا؛ تاہم مؤرخہ 31 جولائی، 2009 کے سپریم کورٹ آف پاکستان کے فیصلے کے نتیجہ میں یہ آرڈیننس اسمبلی میں پیش کیا گیا؛ اور بطور ایکٹ XIII بابت 2009 وضع کیا گیا۔

(2) [25] [حکومتی ایجنسی] ہر مالی سال کے اختتام پر اکاؤنٹس کی سالانہ تفصیل تیار کرے گی اور مقررہ تاریخ تک ڈائریکٹر جنرل کو ارسال کرے گی۔

14۔ آڈٹ - فنڈ کے اکاؤنٹس کا آڈٹ مجوّزہ آڈٹ ایجنسی کی جانب سے کیا جائے گا۔

[26] [**15۔ سرچارج** - حکومتی ایجنسی کا ہر رُکن، اہلکار یا ملازم، اور فنڈ کے انتظام پر مامور یا اس ایکٹ کے تحت حکومتی ایجنسی کے ایما پر کام کرنے والا ہر شخص، فنڈ کی کسی رقم میں ہونے والی ایسی خورد بُرد یا اس کے ایسے غلط استعمال کی صورت میں جو اس کی غفلت یا غلط روی کے براہِ راست نتیجے میں واقع ہوا ہے، ایسے سرچارج کی ادائیگی کا مستوجب ہو گا جسے حکومت اس شخص کو شنوائی کا ایک موقع فراہم کرنے کے بعد مقرر کرے، اور ایسی رقم ڈائریکٹر جنرل کے ذریعے مالیہ اراضی کے بقایاجات کی طور پر واجب الوصول ہو گی۔]

16۔ ترقیاتی فیس - (1) اگر حکومت کی رائے کے مطابق کسی سکیم کی تکمیل کے نتیجے میں اس سکیم میں شامل کسی جائیداد کی قیمت میں اضافہ ہو گیا ہے یا ہو جائے گا، تو وہ ایسی جائیداد پر ترقیاتی فیس عائد کر سکتی ہے اور اُسے اس جائیداد کے مالک یا قابض یا اس میں حصہ رکھنے والے کسی شخص سے وصول کر سکتی ہے یا وصول کروا سکتی ہے۔

(2) ترقیاتی فیس حکومت کی مقرر کردہ شرح سے وصول کی جائے گی:

بشرطیکہ ایسی فیس اس رقم کے نصف سے زائد نہ ہو گی جس کے لحاظ سے جائیداد کی سکیم پر عمل درآمد مکمل ہونے کے بعد کی قیمت، جائیداد کی اس عمل درآمد سے قبل کی قیمت سے بڑھ جائے گی۔

(3) اگر حکومت کی رائے میں کسی سکیم میں اس حد تک پیش رفت ہو چکی ہے کہ ترقیاتی فیس کی رقم کا تعین ہو سکتا ہے تو حکومت، اس ضمن میں جاری کردہ حکم کے ذریعے، یہ اعلان کر سکتی ہے کہ ترقیاتی فیس عائد کرنے کے مقصد سے اس سکیم پر عمل درآمد کو مکمل سمجھا جائے گا، اور اس کے نتیجے میں، حکومت جائیداد کے مالک یا قابض یا جائیداد میں حصہ رکھنے والے کسی شخص کو تحریری نوٹس دے گی کہ حکومت یہ تجویز کرتی ہے کہ ایسی جائیداد کے حوالے سے ترقیاتی فیس مقرر کی جائے۔

(4) حکومت ذیلی سیکشن (3) کے تحت نوٹس کی تعمیل کے بعد پندرہ دن مکمل ہونے پر یا اگر ترقیاتی فیس کے تعین کے خلاف کوئی عرضداشت موصول ہوتی ہے تو اس عرضداشت پر فیصلے کے بعد، مجوّزہ انداز میں اور مجوّزہ ضابطۂ کار کے مطابق ترقیاتی فیس عائد کرے گی اور اُسے وصول کرے گی یا وصول کروائے گی۔

17۔ تفویضِ اختیارات - (1) حکومت اس ایکٹ کے تحت اپنا کوئی بھی اختیار ڈائریکٹر جنرل کو تفویض کر سکتی ہے۔

---

[25] بذریعہ پنجاب کچی آبادیاں (ترمیم) ایکٹ، 2009 (XIII بابت 2009)، الفاظ "ترقیاتی اتھارٹی یا تحصیل میونسپل ایڈمنسٹریشن" کو بدل دیا گیا، 17 نومبر، 2009 سے مؤثر ہوا، ایس۔8؛ اور پنجاب گزٹ (غیر معمولی) میں صفحات 1623 تا 1625 پر شائع ہوا۔ یہ ایکٹ ابتدأَ بطور آرڈیننس XVIII بابت 2007 نافذ ہوا؛ بذریعہ پی سی او ا بابت 2007، مستقل طور پر نافذ کیا گیا؛ تاہم مؤرخہ 31 جولائی، 2009 کے سپریم کورٹ آف پاکستان کے فیصلے کے نتیجہ میں یہ آرڈیننس اسمبلی میں پیش کیا گیا؛ اور بطور ایکٹ XIII بابت 2009 وضع کیا گیا۔

[26] بذریعہ پنجاب کچی آبادیاں (ترمیم) ایکٹ، 2009 (XIII بابت 2009) بدل دیا گیا، 17 نومبر، 2009 سے مؤثر ہوا، ایس۔9؛ اور پنجاب گزٹ (غیر معمولی)، میں صفحات 1623 تا 1625 پر شائع ہوا۔ یہ ایکٹ ابتدأَ بطور آرڈیننس XVIII بابت 2007 نافذ ہوا؛ بذریعہ پی سی او ا بابت 2007، مستقل طور پر نافذ کیا گیا؛ تاہم مؤرخہ 31 جولائی، 2009 کے سپریم کورٹ آف پاکستان کے فیصلے کے نتیجہ میں یہ آرڈیننس اسمبلی میں پیش کیا گیا؛ اور بطور ایکٹ XIII بابت 2009 وضع کیا گیا۔

(2) ڈائریکٹر جنرل حکومت کی پیشگی منظوری سے اور حکومت کی عائد کردہ شرائط وضوابط کے تحت، اس ایکٹ کے تحت اپنا ایسا کوئی بھی اختیار، فرض یا فعل کسی شخص، ایجنسی یا اتھارٹی کو تفویض کر سکتا ہے جو ذیلی سیکشن (1) کے تحت اُسے تفویض کردہ اختیار نہ ہو۔

18۔ **کمیٹیاں** - ڈائریکٹر جنرل مالیاتی، تکنیکی یا مشاورتی کمیٹیاں تشکیل دے سکتا ہے جن کی ترکیب و تشکیل اور افعال ایسے ہوں گے جیسا کہ حکومت مخصوص کرے۔

19۔ **حکومت کا ہدایات جاری کرنے کا اختیار** - (1) حکومت وقتاً فوقتاً ایسی ہدایات جاری کر سکتی ہے جنھیں یہ ڈائریکٹر جنرل کی رہنمائی اور اُس کی جانب سے تعمیل کے لیے ضروری سمجھے۔

[27] [(2) حکومت ڈائریکٹر جنرل یا حکومتی ایجنسی کو، اس ایکٹ کے تحت کسی معاملہ کے حوالے سے کوئی دستاویز، گوشوارہ، بیان یا کوئی دیگر معلومات فراہم کرنے کی ہدایت جاری کر سکتی ہے، اور ڈائریکٹر جنرل یا حکومتی ایجنسی اس کے مطابق عمل کریں گے۔]

20۔ **جرائم اور ان کی سماعت** - (1) جو کوئی بھی اس ایکٹ کے تحت کسی شخص کو اُس کے فرائض سرانجام دینے سے یا کسی سکیم یا کام کی تکمیل سے روکتا ہے یا روکے جانے کا باعث بنتا ہے، یا ایسی سکیم یا کام کی تکمیل کے حوالے سے اس ایکٹ یا قواعد کے تحت جاری کردہ حکم یا ہدایت کی خلاف ورزی کرتا ہے، خلاف ورزی کرنے کی کوشش کرتا ہے یا خلاف ورزی میں اعانت کرتا ہے، تو اُسے ایک سال تک کی قید یا بیس ہزار روپے تک کے جُرمانے کی سزا یا دونوں سزائیں دی جائیں گی۔

(2) کوئی بھی عدالت اس ایکٹ کے تحت کسی جُرم کی سماعت نہیں کرے گی سوائے اس کے کہ حکومت، ڈائریکٹر جنرل، یا حکومت یا ڈائریکٹر جنرل کی جانب سے اِس ضمن میں مجاز شخص اس سلسلے میں تحریری شکایت کرے۔

(3) مجسٹریٹ درجۂ اول سے کم کی کوئی عدالت اِس ایکٹ کے تحت کسی جُرم کی سماعت کی مجاز نہ ہو گی۔

21۔ **توثیق** - کچی آبادیوں کو ضابطے کے تحت لانے یا ان کی ترقی کے حوالے سے، اس ایکٹ کے آغازِ نفاذ سے قبل حکومت یا حکومت کے عطا کردہ اختیارات استعمال کرنے والے کسی افسر یا اتھارٹی کی جانب سے کی گئی تمام تقرریاں یا وضع کردہ ضوابط، جاری کردہ نوٹیفکیشن، احکامات، ہدایات یا نوٹس، قرار دی گئی کچی آبادیاں، تیار کردہ یا تیار کروائی گئی سکیمیں، کیے گئے یا کروائے گئے سروے، کیے گئے معاہدے، حاصل کردہ یا عطا کردہ حقوق، کیے گئے دعویٰ جات، کی گئی کارروائیاں یا اقدامات، اِس ایکٹ کے تحت بالترتیب کی گئی، وضع کردہ، جاری کردہ، قرار دی گئی، تیار کردہ یا تیار کروائی گئی، کیے گئے یا کروائے گئے، کیے گئے، حاصل کردہ، عطا کردہ، کیے گئے یا کی گئی متصور ہوں گی۔

22۔ **قواعد وضع کرنے کا اختیار** - حکومت اس ایکٹ کے مقاصد کے حصول کے لیے قواعد وضع کر سکتی ہے۔

23۔ **مشکلات کا خاتمہ** - اگر اس ایکٹ کی کسی بھی دفعہ کو مؤثر بنانے میں کوئی مشکل پیدا ہو تو حکومت ایسے احکامات جاری کر سکتی ہے جو ایسی مشکل کے خاتمے کے مقصد سے ضروری یا مناسب ہوں۔

---

[27] بذریعہ پنجاب کچی آبادیاں (ترمیم) ایکٹ، 2009 (XIII بابت 2009) بدل دیا گیا، 17 نومبر، 2009 سے مؤثر ہوا، ایس۔10؛ اور پنجاب گزٹ (غیر معمولی)، میں صفحات 1623 تا 1625 پر شائع ہوا۔ یہ ایکٹ ابتداً بطور آرڈیننس XVIII بابت 2007 نافذ ہوا؛ بذریعہ پی سی او I بابت 2007، مستقل طور پر نافذ کیا گیا؛ تاہم مؤرخہ 31 جولائی، 2009 کے سپریم کورٹ آف پاکستان کے فیصلے کے نتیجہ میں یہ آرڈیننس اسمبلی میں پیش کیا گیا؛ اور بطور ایکٹ XIII بابت 2009 وضع کیا گیا۔